اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے گمنام خلیفہ شمس العلماء علیہ الرحمہ
کی حیات وخدمات پر ایک معلوماتی دستاویز

تذکرہ

مفتی شمس الدین قادری

(کمہاری، ناگور)

ازقلم

مولانا نازش مدنی مرادآبادی
استاد: جامعۃ المدینہ، ہبلی کرناٹک



ناشر

مصلح ملت فاؤنڈیشن
گلاب پور کٹیا مہوتری، نیپال

نام کتاب: تذکرہ مفتی شمس الدین قادری (کمھاری راجستھان)
مؤلف: مولانا نازش المدنی مرادآبادی
پروف ریڈنگ: علامہ سید صابر حسین صاحب بخاری
کمپیوزنگ: محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری
صفحات: 22
ناشر: مصلح ملت فاؤنڈیشن گلاب پور کٹیا مہوتری نیپال
اشاعت اول: سوشل میڈیا
سن اشاعت: مارچ 2022 بموقع عرس شمس العلما ناگوری

مئولف سے رابطے

Thakurdwara.Disst.Muradabad.UP

jameatul madina taj nagar hubli karnatak
Mb.8320346510

gmail.nazishmadani1226@gmail.com

شرف انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس حقیر کاوش وکوشش کو مرشد شمس العلماء امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلی قدس سرہ العزیز اور قطب کمہاری، فرد وقت حضرت حسن شہید المعروف بالا پیر علیہ الرحمۃ والرضوان جیسی عظیم علمی و روحانی شخصیات کی طرف منسوب ومعنون کرتا ہے۔ جن کے علمی وروحانی فیضان نے حضور شمس العلماء مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کو ایک بافیض اور مرجع الخلائق شخصیت بنادیا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

فقیر: نازش مدنی مرادآبادی
خادم درس وتدریس: جامعۃ المدینہ، ہبلی کرناٹک

حرف آغاز

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

راجستھان ہندوستان کا رقبے کے لحاظ سے ایک وسیع وعریض صوبہ ہے... علم وعلما سے اس خطہ کا قدیم تعلق ہے... مرکز عقیدت اجمیر معلیٰ بھی اسی سر زمین پر واقع ہے...... اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے کم وبیش نو خلفا یہاں آرام فرما ہیں... جن کے علمی وروحانی فیضان سے خلائق مستفیض ومستنیر ہو رہی ہے...... انہیں خلفائے اعلیٰ حضرت میں ایک عظیم نام شمس العلمائ، عمدۃ الفقہاء حضرت علامہ الشاہ مفتی شمس الدین قادری (کمہاری، ضلع ناگور راجستھان) کا ہے... آپ ایک جید عالم، کہنہ مشق مفتی اور ماہر مدرس تھے...... آپ نے راجستھان کے متعدد خطوں (کمہاری، باسنی، ناگور، چتوڑ گرھ بسیّ) میں دینی وملی خدمات انجام دیں...

مگر افسوس آپ کی حیات وخدمات پر اب تک کوئی کتاب منظر عام پر نہیں آ سکی۔ سال گزشتہ فقیر ہیچ مداں جب باسنی، ناگور میں تدریسی فرائض انجام دے رہا تھا اس وقت ایک مرتبہ بندہ ناچیز کی حضرت شمس العلماء کے مزار پر انوار کمہاری میں حاضری ہوئی...... قلبی سکون حاصل ہوا... آپ کے احوال وکوائف مطالعہ کرنے کا دل میں شوق پیدا ہوا... کافی تتبع وتلاش کے بعد مولانا اسلم قادری باسنوی زید مجدہ کا ایک مضمون نظر نواز ہوا مگر اس سے تشنگی نہ بجھی۔ مزید تلاش کے لیے پیکر اخلاص ومحبت، یادگار اسلاف حضرت

مولانا الیاس صاحب اشرفی کمہاری دام ظلہ العالی سے رابطہ کیا تو حضرت نے حضور شمس العلماء قدس سرہ العزیز کے بھتیجے الحاج ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب کا نمبر دیا۔فقیر نے ان سے رابطہ کیا تو حضرت نے اطمینان دلاتے ہوئے مواد فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔اس طرح تقریباً 7/5 ماہ ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب کے رابطہ میں رہ کر کچھ مواد موصول ہوا ، اور بالآخر فقیر کی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوئی اور حضور شمس العلماء علیہ الرحمہ کے حالات وخدمات جمع کرنے میں فقیر کامیاب ہوا۔اس طرح یہ رسالہ تذکرہ مفتی شمس الدین قادری آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔

دعا ہے اللہ جل وعلا اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور حضرت شمس العلماء کے فیضان سے ہم تمام کو مالامال فرمائے۔آمین

فقیر نازش المدنی مرادآبادی
خادم التدریس: جامعۃ المدینہ ہبلی کرناٹک
27 رجب المرجب 1443ھ مطابق 01/ مارچ 2022ء

تقدیم

تذکرہ مفتی شمس الدین قادری ۔۔۔اسلاف شناسی کی نہایت عمدہ مثال

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری
برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

جامعۃ المدینہ ہبلی کرنا ٹک کے ایک مدرس مولانا نازش المدنی القادری مرادآبادی صاحب زید مجدہ عالم جوانی ہی میں قلم وقرطاس سے ایسے جڑے ہیں کہ جہاد بالقلم کے محاذ پر آگے بڑھ چڑھ کر معرکہ آرائیوں میں مصروف ہیں۔ جذبہ اسلاف شناسی سے سرشار ہیں، اہل باطل کے خلاف برسرپیکار ہیں اور اپنے علماء ومشائخ کے تذکار کو عام کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

آپ بیک وقت کئی موضوعات پر خامہ فرسائی فرما رہے ہیں۔ اپنے ماضی کے جھروکوں سے اپنے زمانہ طالب علمی کی حسین وجمیل یادوں کو صفحہ قرطاس پرلا رہے ہیں، کہیں دنیا سے رخصت ہونے والے علماء ومشائخ کے لئے تعزیتی مضامین لکھ رہے ہیں اور کہیں سلسلہ اسلاف شناسی کے عنوان سے اسلاف کے زندہ وجاوید نقوش یکجا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کا رہوار قلم جس موضوع پر بھی چلا، فتوحات کے جھنڈے گاڑتے ہوئے آگے ہی بڑھتا گیا۔

آپ نہایت زود نویس ہیں۔ آپ کے قلم کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پاک وہند کے مختلف جرائد ورسائل میں آپ کے مضامین ومقالات برابر چھپ رہے ہیں۔ ماشاء اللہ، اب آپ کے مضامین ومقالات کتابی صورت میں بھی منصہ شہود پر آنا شروع ہو گئے ہیں۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے کہ آپ کے قلم سے مصلح امت خطیب اہل سنت علامہ تطہیر احمد رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی حیات وخدمات پر کتاب "تذکار تطہیر" قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش ہوئی ہے۔ اور اب مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م: 1340ھ/ 1921ء) کے ایک گمنام خلیفہ شمس العلماء علامہ مفتی شمس الدین قادری رضوی کمہاری ناگوری رحمۃ اللہ علیہ (پ: 1274ھ/ 1858ء ۔۔۔۔۔م: 1357ھ/ 1938ئ) کی حیات وخدمات پر مشتمل کتاب بعنوان" تذکرہ مفتی شمس الدین قادری کمہاری رحمۃ اللہ علیہ " لے کر اہل ذوق کے ذوقِ مطالعہ وتحقیق اور ضیافت طبع کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔

شمس العلماء علامہ مفتی شمس الدین قادری رضوی کمہاری ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سرزمین کمہاری ناگور راجستھان سے ہے۔ آپ نے اپنے عہد کے

نامور اساتذہ کرام مولانا دیدار بخش رحمۃ اللہ علیہ (والد گرامی)، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا اور پھر دنیا کے سامنے ایک جید عالم دین، کہنہ مشق مفتی، کشور تدریس کے بے تاج بادشاہ، کامل شیخ طریقت بن کر آئے۔ آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلفاء کرام کے ناموں کی ایک فہرست جاری فرمائی تھی جس میں بائیس نمبر پر آپ کا اسم گرامی کچھ اس انداز میں درج ہے:

"جناب مولوی شمس الدین صاحب ضلع ناگور، قصبہ باسنی،

علاقہ جودھ پور، عالم، مدرس، مجاز طریقت۔"

حیرت ہے کہ آسمان رضویت کے اس آفتاب کی روشنی سے دنیائے رضویات ابھی تک کیوں محروم رہی ہے۔ بھلا ہو محبی مخلصی مولانا نازش المدنی القادری مراد آبادی صاحب زید مجدہ کا کہ انھوں نے نہایت محبت وتحقیق سے ان کے احوال کہیں سے آخر ڈھونڈ نکالے ہیں۔ آپ نے مختصر مگر انتہائی جامع انداز میں آپ کی کتاب زیست کے صفحات ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ آپ نے ہمارے ممدوح کے مہد سے لحد تک کے احوال صفحہ قرطاس پر بکھیر دیئے ہیں۔ آپ نے ولادت باسعادت، سلسلہ نسب، تعلیم وتربیت، بیعت وخلافت، درس و تدریس، مرجع فتویٰ، کتب بینی، کشف وکرامت، پابندی شرع، خاندانی وسعت اور وفات حسرت آیات جیسے عنوانات کے تحت آپ کی حیات مستعار کا پورا نقشہ قاری کے سامنے رکھ دیا ہے۔ یہ تذکرہ اسلاف شناسی کی نہایت عمدہ مثال ہے۔

خلفاء اعلیٰ حضرت کے تذکار میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ آپ کی حیات وخدمات کے حوالے سے یہ نقش اولیں ہے امید واثق ہے کہ اس کا

نقش ثا، اپنی تمام تر تابانیوں اور جولانیوں کے ساتھ سامنے آئے گا۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت خوب اللھم زدفزد۔۔

زندہ باد نازش المدنی زندہ باد

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین

دعا گو و دعا جو

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہٗ "خلیفہ مجاز بریلی شریف"

سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل و" ہماری آواز" مدیر اعلیٰ الحقیقہ وسہ ماہی مجلہ" خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل)

ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (26/ رجب المرجب 1443ھ/ 28/ فروری 2022ء بروز پیر بوقت 04:11 رات)

شمس العلماء
علامہ مفتی شمس الدین قادری
علیہ الرحمہ

ولادت باسعادت:

شمس العلماء، عمدۃ الفقہاء حضرت علامہ مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت 1274ھ میں کمہاری، ضلع ناگور راجستھان کی سرزمین پر حضرت مولانا دیدار بخش علیہ الرحمہ کے گھر ہوئی۔

سلسلہ نسب:

آپ کے پہلے بزرگ 1205ھ میں پیر پٹھان، غوث زماں، قطب وقت حضرت شاہ سلیمان تونسوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر روحل شریف (ضلع ناگور) تشریف لائے پھر وہاں سے کمہاری آئے اور یہی آباد ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ کمہاری کے مشہور و معروف بزرگ حضرت حسن شہید علیہ الرحمہ آپ کے اجداد میں سے ہیں۔ آپ کا نسبی سلسلہ اس طرح ہے۔ مفتی شمس الدین احمد قادری بن مولانا محمد دیدار بخش بن محمد عثمان بن حیات بخش (جیون بخش) بن شیخ حسن بن شیخ محمد سلیمان بن قاضی شاہ محمد علیہم الرحمہ۔ قاضی شاہ محمد علیہ الرحمہ کا مزار غالباً روحل شریف راجستھان میں واقع ہے۔

(ماہنامہ ماہ طیبہ کا اولیاے راجستھان نمبر ص: 191)

تعلیم وتربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مولانا دیدار بخش علیہ الرحمہ سے حاصل کی، اس کے بعد والد گرامی نے اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ کا داخلہ جامعہ معینیہ عثمانیہ اجمیر معلیٰ (جو خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے آستانے کے احاطہ میں واقع ہے) میں کرایا یہاں آپ نے نابغہ روزگار اساتذہ سے علوم وفنون حاصل کیے۔ اس کے بعد آپ کو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی کوششوں نے بریلی شریف جامعہ منظر اسلام بلالیا۔

تاریخ بتاتی ہے شمس العلماء مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ پڑھنے کے لیے جب بریلی شریف پہنچے اور ریلوے اسٹیشن پر اتر کر باہر نکل ہی رہے تھے۔ کہ دیکھا دو طالب آپ کے استقبال کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھتے ہی فوراً آپ کے ہاتھ سے سامان لینا چاہا تو آپ نے ان سے ان کا نام اور مقصد پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمیں اعلیٰ حضرت سرکار ہی نے آپ کو لینے کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے کہا میں نے تو حضرت کو اپنے آنے کی اطلاع بھی نہیں دی تھی۔ ان طلبہ نے کہا حضرت نے تو ہمیں آپ کا حلیہ تک بتادیا تھا۔ تبھی تو ہم سیدھے آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ آپ کمھاری (ناگور ،راجستھان) سے آرہے ہیں۔ یہ دیکھیئے اللہ والوں کی شان کہ شاگرد کب آرہا ہے اس کی بھی استاد کو غیبی خبر ہوگئی۔ اور ساتھ آپ کا حلیہ اور ان کے آنے کا مقام تک بھی بتادیا۔

(قلمی مواد از: برادرزادہ ماسٹر الحاج فضل الرحمٰن، کمھاری)

اساتذہ کرام:

آپ کے اساتذہ کرام میں سرفہرست آپ کے والد گرامی حضرت مولانا دیدار بخش علیہ الرحمہ، امام العلما حضرت علامہ مولانا معین الدین اجمیری قدس سرہ اور امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی جیسے نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں۔

درس وتدریس:

بریلی شریف سے آنے کے بعد کمہاری کے احباب کے بے حد اصرار پر آپ نے احمد شہید مسجد کے امامت وخطابت کو قبول فرمایا۔اس کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔مرکزی مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ باسنی میں بھی آپ نے دینی تعلیم اور تدریسی خدمات انجام دیں۔

(ماہنامہ ماہ طیبہ کا اولیاے راجستھان نمبر ص:191)

مرجع فتویٰ:

آپ اپنے وقت کے جید عالم اور کہنہ مشق مفتی تھے اور کیوں نہ ہو کہ آپ کو وقت کے امام الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔اسی بنا پر آپ اپنے علاقہ میں مشہور اور مرجع العوام والخواص تھے۔ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا تو علما اور عوام سب آپ کی طرف رجوع کرتے اور آپ ہی سے اس کا حل چاہتے۔آپ علیہ الرحمہ انتہائی توجہ کے ساتھ اس مسئلہ کا شریعت کی روشنی میں حل فرماتے۔جیسا کہ حضرت مولانا امیر احمد بقا کے ایک خط (بنام حضور صدر الشریعہ) سے ظاہر ہوتا ہے۔اس کے متعلق عرض ہے کہ جس رات

کو چاروں نکاح منعقد ہوئے تھے۔اسی رات کو 6-7 آدمی مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کی خدمت میں کمہاری گیے تھے۔ان آدمیوں میں نکاح شدہ بچے بچیوں کے والدین بھی تھے اور ان کے گواہ بھی اور اور نکاح پڑھانے والے بھی۔تو مولوی صاحب کے سامنے صوفی نصیر الدین صاحب جس طور سے نکاح پڑھایا تھا اسی طور سے اسے بیان کیا۔

(فتاویٰ امجدیہ ج:4 ص:109)

شوق کتب بینی:

آپ اپنے عصر کے ایک جید اور ممتاز عالم دین تھے۔مطالعہ وکتب بینی کا کافی شوق تھا۔آپ کے پاس کتب کا ذخیرہ موجود تھا۔اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔سرکار مفتی اعظم راجستھان اشفاق العلما حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی اجملی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مجھے میرے استاد گرامی مفتی اعظم سنبھل مفتی اجمل شاہ صاحب نے بارہا بتایا: باسنی میں مفتی خلیل الرحمٰن صادق الوعد علیہ الرحمہ صاحب علم اور صاحب مطالعہ ہیں۔اکابرین کے کلمات یقیناً سند کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ ان کی زبانیں حق پر مبنی ہوا کرتیں ہیں آپ خود فرماتے ہیں ہمارے گھر میں غربت وافلاس کا ماحول تھا۔میں اکثر وبیشتر کتابوں کے مطالعہ کے لیے حضرت علامہ مفتی شمس الدین رضوی علیہ الرحمہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت) کے پاس کمہاری جایا کرتا تھا۔ایک دن ظہر کے بعد کمہاری روانہ ہوا ٹھیک عصر سے پہلے پہنچ کر احمد شہید مسجد میں نماز عصر ادا کی، بعد نماز عصر حضرت مفتی صاحب ہاتھ میں تسبیح لیے ٹہل رہے تھے۔میں پیچھے پیچھے ٹہلنے لگا تھوڑی دیر بعد آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔میں نے فوراً عرض کیا حضرت مجھے چند دنوں کے لیے علامہ دمیری کی کتاب" حیوۃ الحوان " کی ضرورت ہے۔مطالعہ کے بعد واپس لوٹا دوں گا۔تو

حضرت نے فرمایا کہ کتاب میری محبوب ہے میں تمہیں اپنا محبوب کیسے دے دوں؟ تو میں نے برجستہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا محبوب کیسے دے دیا؟ یہ سن کر آپ نے اپنے سینے سے لگالیا اور فرمایا خلیل الرحمٰن آج سے تمہیں مکمل اجازت ہے میں گھر رہوں یا نہ رہوں تمہیں جس کتاب کی ضرورت ہو لے جایا کرو اور جب مطالعہ ہو جایا کرے تو لے آیا کرو۔ مفتی خلیل الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں کہ میں اس طرح ان سے کتابیں لاتا اور پڑھ کر واپس دے آتا۔ مگر افسوس کہ آپ کی کتابوں کا ذخیرہ ایک جگہ محفوظ نہ رہ سکا۔ کچھ کتابیں مفتی خلیل الرحمٰن صاحب کے ذاتی کتب خانے میں ہیں اور کچھ کتابیں امام احمد رضا کتب خانہ کشمیر لے جائی چکی ہیں اگر کتابوں کا وہ ذخیر آج موجود ہوتا تو تحقیقی ریسرچ کی نئی راہیں کھلتی۔ آپ کی ایک ترمذی شریف جس کے شروع میں آپ کے اپنے قلم سے ترمذی شریف سے متعلق عربی اشعار لکھے ہیں۔ جس سے معلوم پڑتا ہے کہ آپ کو عربی پر بڑی مہارت حاصل تھی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ معلوم ہوتا کہ آپ کو فن خطاطی میں بھی کمال حاصل تھا۔

(ماہنامہ ماہ طیبہ کا اولیاء راجستھان نمبر ص:192، تذکرہ علمائے باسنی ص:29-30)

بیعت وخلافت:

آپ علیہ الرحمہ فقیہ عبقری، امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلی قدس سرہ سے بیعت تھے اور اعلی حضرت محدث بریلوی نے آپ سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی اجازت وخلافت سے بھی نوازا تھا۔ امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ نے ایک اشتہار شائع کروایا تھا۔ جس میں پچاس خلفا کے نام درج ہیں۔ اس میں 22 ویں نمبر پر مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کا اسم گرامی ہے۔ اس مضمون کی سطر یہ ہیں. 22 جناب مولوی شمس الدین صاحب ضلع ناگور

،قصبہ باسنی ،علاقہ جودھ پور۔عالم،مدرس،مجاز طریقت۔
(ماہنامہ ماہ طیبہ کااولیاے راجستھان نمبر ص:193)

کشف و کرامت:

آپ علیہ الرحمہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے متعدد مقامات پر آپ کی کرامات کاظہور ہوا ایک کرامت ذیل میں ذکر کی جاتی ہے۔آپ کے برادر زادہ حضرت الحاج ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب رقم طراز ہیں:

آپ کی علمی و روحانی آماج گاہ چتوڑ گڑھ بسّی کی بستی بھی رہی اس واسطہ آپ اکثر چتوڑ گڑھ بسّی جایا کرتے تھے۔وہاں آپ کے کثیر مریدین تھے اور آج بھی آپ کے مریدین کے اولاد آپ کے آستانہ مقدسہ کمہاری شریف میں حاضری کے لیے آتے ہیں۔ایک مرتبہ باسنی کے کچھ افراد بھینسوں اور بیلوں کی خرید وفروخت کے سلسلہ میں چتوڑ گڑھ بسّی کے قریب کسی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ بارش کا موسم تھا زبردست بارش ہو رہی تھی دو تین روز سے رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اچانک ان لوگوں کو خیال آیا کہ ہمارے قریبی گاؤں کمہاری سے حضرت مولانا شمس الدین صاحب بسّی میں آیا کرتے ہیں، اللہ کرے آج بھی آئے ہوئے ہوں اور ہماری ملاقات ہو جائیں تو کچھ پریشانی دور ہو جائے کہ ہم ان کے پاس جا کر ٹھہر جائیں۔

اتفاق سے یہ لوگ وہاں گیے تو دیکھا کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ وہاں موجود ہیں آپ کو جب پتا چلا تو فوراً اپنے مریدین سے ان کے ٹھہرنے اور کھانے کا انتظام کروایا۔عجب اتفاق کہ صبح خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی چھٹی شریف تھی۔ بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔گاؤں سے باہر جانے کے لئے بہتی ہوئی ندی کو پیدل پار کر کے جانا پڑتا تھا۔آپ علی الصباح بیدار ہوئے فجر کی نماز آپ نے

پڑھائی، دعا کی اس کے بعد آپ نے اعلان کیا کہ فقیر خواجہ کی چھٹی میں حاضری دینے کے لیے اجمیر شریف جائے گا۔ یہ سن کر سب لوگ ایک دوسرے کے منہ کو دیکھنے لگے کہ ایسی خطرناک بارش اور اور افان پر ندی کو پار کر کے حضرت کیسے جائیں گے۔ کچھ مریدین نے منع بھی کیا۔ مگر حضرت نے فرمایا آپ لوگ میری فکر نہ کریں!

میں چلا جاؤں گا۔ یہ کہتے ہوئے ندی میں جدھر سے راستہ گزرتا تھا۔ ادھر چل پڑے۔ پیچھے سے مریدوں کی جماعت اور ہم بھی ندی تک ساتھ گیے۔ ندی کو دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ آپ ندی میں داخل ہو کر چلنے لگے۔ تو ہم نے دیکھا کہ پنڈلیوں تک پانی آیا۔ کچھ دور تک آپ نظر آئے پھر آنکھوں سے اوجھل ہو گیے۔

(قلمی مواد از: برادر زادہ شمس العلماء الحاج فضل الرحمٰن صاحب کمہاری، ناگور)

یہ تھی آپ زندہ کرامت کہ کیسے شدید ترین بارش میں بھی ندی کو پار کر کے بارگاہِ سلطان الھند میں آپ حاضر ہوئے۔

پابندی شرع:

آپ علیہ الرحمہ شریعت مطہرہ کی ہر حال میں پابندی فرماتے اور کسی بھی جگہ غیر شرعی فعل کا ارتکاب نہ کرتے بلکہ ہمہ وقت شریعت وسنت کی پاسداری کرتے ہوئے نظر آتے۔ اور کیوں نہ ہو دراصل عالم ہی اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے۔ پابندی شرع کے بابت ایک مثال قارئین کے نظر کرتا ہوں۔

شمس العلماء کے بھتیجے حضرت الحاج ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب کمہاری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ اپنے تین مریدوں کے ساتھ مارواڑ مونڈوا سے ناگور شریف آنے کے لیے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔ گاڑی اسٹیشن پر آچکی تھی اور

روانگی کی سیٹی بھی دے چکی تھی۔گارڈ بابو ہری جھنڈی دکھانے ہی والا تھا۔کہ اس کی نظر آپ پر پڑی آپ گاڑی کی طرف دیکھ ہی رہے تھے،وہ سمجھ گیا کہ ان کو اس گاڑی میں بیٹھنا ہے۔اس نے فوراً گاڑی روکنے کے لیے لال جھنڈی دکھا دی گاڑی رک گئی اس نے کہا بیٹھ جائیے،آپ نے کہا پہلے ٹکٹ لے آؤں،گارڈ نے کہا ٹکٹ لینے میں وقت لگ جائے گا میں اجازت دیتا ہوں آپ بیٹھ جائیے آخر سب کے اصرار پر آپ بیٹھ گیے۔اس زمانے میں ناگور اسٹیشن پر دو گاڑیوں کا کراسنگ ہوتا تھا۔آپ ناگور اسٹیشن پر اترے اور اپنے ایک مرید سے کہا جاو ماروواڑ مونڈوا کے چار ٹکٹ لے کر آؤ! مرید سوچنے لگا حضرت واپس مونڈوا کا ٹکٹ کیوں منگوا رہے ہیں۔کیا ماجرا ہے؟ آپ نے کہا فوراً لے کر آئیے مرید جا کر ٹکٹ لایا آپ نے مرید سے کہا ان کو پھاڑ کر پھینک دو۔مرید سمجھ گیا کہ حضرت نے جو بغیر ٹکٹ سفر کیا یہ اس کا حق ادا کیا ہے۔یہ آپ کے پابندی شرع کی واضح نظیر تھی۔اس کے علاوہ بھی آپ کی دیانت داری کے متعدد واقعات آپ کے مریدین و متعلقین کی زبان زد رہتے ہیں۔

(قلمی مواد از: برادرزادہ شمس العلماء الحاج فضل الرحمٰن صاحب کمہاری، ناگور)

آپ کی خاندانی وسعت:

شمس العلماء حضرت مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کل تین بھائی تھے۔سب سے بڑے آپ منجھلے بھائی حاجی غیاث الدین احمد قادری اور سب سے چھوٹے حضرت علامہ مولانا نثار احمد قادری علیہم الرحمہ۔

اور آپ تینوں بھائیوں کی اولاد اکثر و بیشتر کمہاری، باسنی، ناگور، بیکانیر، سمیر پور (پالی) کے علاوہ ڈیسہ گجرات میں آباد ہیں۔

آپ کے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی۔ آپ کے زیادہ تر صاحبزادے دین متین کی خدمت میں لگے رہے۔ جس میں حضرت مولانا بشیر احمد قادری، مولوی عبد السلام قادری، جناب عبد القدوس قادری، جناب عبد القادر قادری، نذیر احمد قادری اپنے گھریلوں کاروبار میں لگے ہوئے تھے۔ مولانا عبد السلام قادری فارسی میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ آپ کے پوتوں میں روشن علی بیکانیر، عبد اللطیف سمیر پور (پالی) عبد الباری اور محمد رمضان ناگور شریف میں قیام پذیر ہیں۔ اور پڑپوتوں میں عبد الحفیظ باسنی میں شفیق احمد کمپاؤڈر کمہاری میں ،عبد الرزاق،گلزار احمد،محمد اسماعیل انجینئر ناگور شریف میں آج بھی آباد ہیں۔

آپ کے دوسرے نمبر کے بھائی حاجی غیاث الدین قادری علیہ الرحمہ صوفی مزاج سنجیدہ طبیعت کے حامل تھے انہوں نے اپنی زندگی بزرگوں کے نقش قدم پر گزاری۔ کچھ عرصہ تک قریب کے شہر ناگور شریف میں سیدوں کی مسجد میں پیش امام بھی رہے اور بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرتے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ اپنے گاؤں کمہاری تشریف لے آئے اور باقی زندگی کمہاری ہی میں بسر کی۔ آپ کا مزار شریف بھی آپ کے بڑے بھائی مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کی بغل میں کچھ ہی دوری پر مرجع خلائق ہے۔ آپ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکوں میں بڑے حضرت مولانا محمد اسماعیل اور چھوٹے لڑکے صغیر احمد تھے۔ آپ کے دو پوتے حاجی غلام دستگیر (ایڈووکیٹ) دوسرے حاجی غلام عامر شیخ یہ دونوں بھائی اپنے اہل وعیال کے ساتھ ڈیسہ گجرات میں آباد ہیں۔

آپ کے سب سے چھوٹے بھائی حضرت علامہ مولانا حاجی نثار احمد قادری (فاضل: دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر معلیٰ، راجستھان)۔ آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کچھ دن کمہاری میں قیام کرنے کے بعد ڈیسہ گجرات چلے گیے۔

وہاں آپ نے قریش بستی میں محمد پورہ نام کی جگہ پر ایک مسجد تعمیر کروائی۔ جو آج بنائیں کانٹھا ضلع کی خوبصورت اور تاریخی مساجد میں سے ایک ہے۔ جس کا نام مدینہ مسجد ہے۔ اسی مسجد میں آپ نے پینتیس سال امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دئے۔ اور بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا۔ اس کے علاوہ آپ صوبہ راجستھان، گجرات، مہاراشٹر کے متعدد علاقوں میں بطورِ مقرر دین متین کی روشنی پھیلانے میں کوشاں رہتے۔ 35 سال بعد اچانک آپ کو اپنے وطن کی یاد آئی اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ کمھاری تشریف لے آئے۔ اور یہاں بھی علم دین کی شمع کو روشن کیا، یہاں آج بھی آپ کے کئی شاگرد بقید حیات ہیں۔

اچانک ایک دن آپ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں ڈیسہ گجرات جا رہا ہوں۔ یہ میرا آخری سفر ہے اہلیہ کا دل بھر آیا آپ نے تسلی دی۔ اور اپنے صاحبزادے حاجی فضل الرحمٰن کو دیوالی کی چھٹیوں میں لے کر ڈیسہ روانہ ہوئے۔ فضل الرحمٰن اس وقت نویں جماعت کے طالب علم تھے۔ راستے میں ایک دن پالی تقریری پروگرام تھا وہاں شرکت کر کے آپ سیدھے ڈیسہ پہنچے۔ جتنے پرانے دوستوں، شاگردوں سے ملتے بس زبان پر ایک ہی لفظ ہوتا کہ بس اب وقت پورا ہوگیا ہے۔ یہ آخری ملاقات ہے لوگ کہتے کہ یہ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ مگر اس مردحق شناس کے دل کی یہ آواز تھی کہ دن جمعرات کا تھا آپ قبرستان گئے اور اپنے ہاتھوں سے جگہ صاف کرنے لگے۔ قبرستان کے قیصر علی خان نے دیکھ لیا کہا بابا جی یہ کیا؟ کہا لیٹنا ہے کل ان شاء اللہ یہاں آ کر لیٹوں گا۔ وہ مسکرانے لگے۔ بات حقیقت میں بدل گئی اگلے دن جمعہ کے روز ہوش وحواس میں باتیں کرتے ہوئے اور کلمہ پڑھتے ہوئے اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ اور اپنی پسندیدہ جگہ ڈیسہ سرزمین پر قبرستان میں آرام فرما ہیں۔

آپ کے گھر دولڑکے اورسات لڑکیاں پیدا ہوئی۔ پہلی بیوی سے صرف ایک لڑکے مولوی عبدالعلیم صاحب پیدا ہوئے۔اس کے بعد آپ نے دوسری شادی کی جن سے سات لڑکیاں اور ایک لڑکا ماسٹر حاجی فضل الرحمٰن پیدا ہوئے۔ جن کی ابتدائی زندگی بطور مدرس مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ باسنی سے شروع ہوئی اور کچھ عرصہ بعد سرکاری ملازمت بحیثیت ماسٹر شروع ہوئی۔ 38 سال بعزت نوکری کرنے کے بعد آخر میں ہیڈ ماسٹری کے عہدے سے رٹائیر ہوکر آج بھی اپنے تایہ مولانا مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کے پیرو مرشد اور استاد سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے صاجزادے کے نام سے وابستہ مصطفیٰ رضا سیکنڈری اسکول کمہاری میں ہیڈ ماسٹر کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔دعا ہے اللہ جل وعلا اس خاندان کو مزید عروج و وسعت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین ﷺ

وصال پرملال:

حضرت مفتی شمس الدین قادری علیہ الرحمہ کا وصال 83 / سال کی عمر میں 27 رجب المرجب 1357 ھ کو کمہاری، ضلع ناگور راجستھان میں ہوا۔آپ کا مزار پر انوار کمہاری میں حضرت بالا پیر حسن شہید علیہ الرحمہ کے مزار شریف سے مغرب کی جانب واقع ہے۔مزار پاک پر یہ تاریخی اشعار کندہ ہیں:

فاضل وعلامہ شمس الدین رفت — بست وہفتم در رجب سوئے جناں
حضرت احمد رضا پیر او — قطب عالم بود مشہور جہاں
سال رحلت معجمہ طاہر بگو — اکبر امت شد بخلد جوداں
(1357ھ)

آپ ہی کی یاد میں مدرسہ اہل سنت شمس العلوم کمھاری مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی ترویج واشاعت میں گامزن ہے۔

(تجلیات خلفاے اعلیٰ حضرت ص:469-470)

تمت بالخیر

(نوٹ: خلیفہ اعلی حضرت شمس العلما علامہ شمس الدین قادری ناگوری علیہ الرحمہ سے متعلق کسی کو کسی بھی طرح کی مزید معلومات ہوں، تو براہ مہربانی مولف سے رابطہ کریں، تاکہ دوسری اشاعت میں شامل کیا جاسکے)

مآخذ و مراجع

(۱) تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت

(۲) ماہنامہ ماہ طیبہ کا اولیائے راجستھان نمبر

(۳) تذکرہ علمائے باسنی

(۴) فتاوی امجدیہ جلد چہارم

(۵) قلمی مواد از برادر زادہ شمس العلماء الحاج فضل الرحمن صاحب

(کمہاری ناگور)



مصلح ملت فاؤنڈیشن ایک تعارف

تنظیم وتحریک کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے اسی کے پلیٹ فارم سے کسی بھی کام کو منظم ومربوط شکل میں انجام دیا جاتا ہے۔لہٰذا انہیں وجوہات ظاہرہ کے سبب ضلع مہوتری نیپال کی شہرت یافتہ ومرکزی جگہ قریۃ العلما گلاب پور سسوا کٹیا میں مورخہ ۱۵/ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق 12/ مئی 2017 بروز جمعہ مبارکہ استاذ الاساتذہ، مصنف کتب کثیرہ ومقبولہ، خلیفہ حضور برہان ملت پیر طریقت حضور مصلح ملت حضرت علامہ مفتی محمد مصلح الدین صاحب قبلہ قادری رضوی برہانی دام ظلہ وقائد ملت مناظر اسلام حضور امین شریعت حضرت علامہ مفتی عبد المنان کلیمی صاحب قبلہ دامت فیوضہم کے زیر سایہ کرم اور شہزادہ وہم شبیہ حضور حنیف ملت خلیفہ تاج الشریعہ نجم الفقہا حضرت علامہ مفتی نجم الدین صاحب قبلہ قادری مصباحی کی سرپرستی ودیگر علمائے گلاب پور کٹیا کی سربراہی میں ایک تنظیم بنام مصلح ملت فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔اس تنظیم کا ایک اہم شعبہ حنیف ملت لائبریری بھی ہے جو نیپال وبہار کی انقلاب آفریں شخصیت خلیفہ اول حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محدث حنیف القادری عظیمی رضوی قدس سرہ العزیز کی جانب منسوب ہے۔فی الوقت اس لائبریری میں درسی وغیر درسی مختلف علوم وفنون پر آٹھ سو سے بھی زائد کتابیں دستیاب ہیں جو قارئین کو ہمہ وقت دعوت مطالعہ دے رہی ہیں۔

اغراض ومقاصد

(۱) مسلک اعلیٰ حضرت کی روشنی میں علمی وعملی میدان میں انقلاب برپا کرنا۔

(۲) سماج میں پھیلی برائیوں کے خاتمے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا۔

(۳) ضرورت مند طلبہ کی دینی وعصری تعلیم کے لئے مناسب تعلیمی وظائف کا انتظام کرنا۔

(۴) قصبہ ودیہات عوام کی اصلاح کے لئے علماء کرام کی ٹیم روانہ کرنا۔

(۵) جہیز جیسی بلا کے خاتمہ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا۔

(۶) علمائے اہل سنت کو ان کی دینی وملی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ دینا اور مصنفین کی کتابوں کو جدید طرز پر شائع کرنا۔

المعلن: ارکان مصلح ملت فاؤنڈیشن، گلاب پور کٹیا، ضلع مہوتری، نیپال